

اللہ کی حاکمیت

لوگ دنیا میں سینکڑوں قوموں کے محکوم ہیں۔ ماں باپ کے محکوم ہیں، دوست و احباب کے محکوم ہیں، اُستاد اور مُرشد کے محکوم ہیں۔ امیروں، حاکموں اور بادشاہوں کے محکوم ہیں۔ اگرچہ وہ دنیا میں بغیر کسی زنجیر اور بیڑی کے آئے تھے مگر دنیا نے اُن کے پاؤں میں بہت سی بیڑیاں ڈال دی ہیں۔

لیکن مومن و مسلم ہستی وہ ہے جو صرف ایک ہی کی محکوم ہے۔ اس کے گلے میں محکومی کی ایک بوجھل زنجیر ضرور ہے۔ پر مختلف سمتوں میں کھینچنے والی بہت سی ہلکی زنجیریں نہیں ہیں۔ وہ ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے، کیوں کہ اس کے ایک ہی حاکم نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ دوستوں سے محبت رکھتا ہے، کیونکہ اسے رفیقوں اور ساتھیوں کے ساتھ سچے برتاؤ کی تلقین کی گئی ہے۔ وہ اپنے سے ہر بزرگ اور ہر بڑے کا ادب ملحوظ رکھتا ہے، کیوں کہ اس کے ادب کا آموز حقیقی نے اسے ایسا ہی بتایا ہے۔ وہ بادشاہوں اور حاکموں کا حکم بھی مانتا ہے، کیوں کہ حاکموں کے ایسے حکموں کے ماننے سے اسے نہیں روکا گیا ہے جو اس کے حاکم حقیقی کے حکموں کے خلاف نہ ہوں۔ وہ دنیا کے ایسے بادشاہوں کی اطاعت بھی کرتا ہے جو اس کی آسمانی بادشاہت کی اطاعت کرتے ہیں، کیوں کہ اسے تعلیم دی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرے، لیکن یہ سب کچھ جو وہ کرتا ہے تو اس لیے نہیں کرتا کہ ان سب کے اندر کوئی حکم مانتا اور ان کو جھکنے کی جگہ سمجھتا ہے۔ بلکہ صرف اس لیے کہ اطاعت ایک ہی کے لیے ہے اور حکم صرف ایک ہی کا ہے۔ جب اس ایک ہی حکم دینے والے نے ان سب باتوں کا حکم دے دیا تو ضرور ہے کہ خدا کے لیے ان سب بندوں کو بھی ماننا جائے اور اللہ کی اطاعت کی خاطر وہ اس کے بندوں کا بھی مطیع ہو جائے۔

پس فی الحقیقت دنیا میں ہر انسان کے لیے بے شمار حاکم اور بہت سی جھکانے والی قوتیں ہیں، لیکن مومن کے لیے صرف ایک ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔ وہ صرف اس کے آگے جھکتا ہے اور صرف اسی کو مانتا ہے۔ اس کی اطاعت کا حق صرف ایک ہی کو ہے۔ اس کی پیشانی کے جھکنے کی چوکھٹ ایک ہی ہے اور اس کے دل کی خریداری کے لیے بھی ایک ہی خریدار ہے وہ اگر دنیا میں کسی دوسری ہستی کی اطاعت کرتا بھی ہے تو صرف اسی ایک کے لیے، اس لیے اس کی بہت سی اطاعتیں بھی اس ایک ہی اطاعت میں شامل ہو جاتی ہے۔

مقصود مازدیرو حرم نجر حبیب نیست
ہر جاکلیم سجدہ بدال آستان رسد

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانے میں اپنے ساتھیوں سے کیا پوچھا تھا؟

أَرْسَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمْ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ؟ ”بہت سے معبود بنالینا بہتر ہے یا ایک ہی قہار و مقتدر خدا کو پوجنا؟“
یہی وہ خلاصہ ایمان و اسلام ہے جس کی ہر مومن و مسلم کو قرآن کریم کی تعلیم دی ہے۔

إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ”تمام جہان میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جس کی حکومت ہو۔ اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو نہ پوچھیں اور نہ کسی کو اپنا معبود بنائیں۔“ یہی ”دین قیم“ جس کی پیروی کا حکم دیا گیا:
ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ . وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ . حدیث صحیح یہ ہے کہ فرمایا: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ . ترجمہ: جس بات کے ماننے میں خدا کی نافرمانی ہو اس میں کسی بندے کی فرماں برداری نہ کرو (بخاری و مسلم)

اسلام نے یہ کہہ کر فی الحقیقت ان تمام ماسوی اللہ اطاعتوں اور فرماں برداریوں کی بندشوں سے مومنوں کو آزاد و حر کامل کر دیا جن کی بیڑیوں سے تمام انسانوں کے پاؤں بوجھل ہو رہے تھے۔ اور اس ایک ہی جملہ میں انسانی اطاعت اور پیروی کی حقیقت اس وسعت اور احاطہ کے ساتھ سمجھا دی کہ اس کے بعد اور کچھ باقی نہ رہا۔ یہاں ہے جو اسلامی زندگی کا دستور العمل ہے اور یہی ہے جو مومن کے تمام اعمال و اعتقادات کی ایک مکمل تصویر ہے۔ اس تعلیم الہی نے بتلادیا ہے کہ جتنی اطاعتیں، جتنی فرماں برداریاں، جتنی وفاداریاں اور جس قدر بھی تسلیم و اعتراف ہے صرف اسی وقت تک کے لیے ہے جب تک کہ بندے کی بات ماننے سے خدا کی بات نہ جاتی ہو اور دنیا والوں کے وفادار بننے سے خدا کی حکومت کے آگے بغاوت نہ ہوتی ہو لیکن اگر کبھی ایسی صورت پیش آ جائے کہ اللہ اور اس کے بندوں کے احکام میں مقابلہ آ پڑے تو پھر تمام اطاعتوں کا خاتمہ، تمام عہدوں اور شرطوں کی شکست، تمام رشتوں اور ناطوں کا انقطاع اور تمام دوستیوں اور محبتوں کا اختتام ہے۔ اس وقت نہ تو حاکم، حاکم ہے، نہ بادشاہ بادشاہ، نہ باپ باپ ہے۔ نہ بھائی بھائی۔ سب کے آگے تمرد، سب کے ساتھ انکار، سب کے سامنے سرکشی، سب کے ساتھ بغاوت پہلے جس قدر زمی تھی اتنی ہی اب تختی چاہیے۔ پہلے جس قدر اعتراف تھا اتنا ہی اب تمرد چاہیے۔ پہلے جس قدر فرماں برداری تھی اتنی ہی اب نافرمانی مطلوب ہے۔ پہلے جس قدر جھکاؤ تھا اتنا ہی اب غرور ہے، کیوں کہ رشتے کٹ گئے اور عہد توڑ ڈالے گئے رشتہ دراصل ایک ہی تھا اور سب رشتے اسی ایک رشتے کی خاطر تھے۔ حکم ایک ہی تھا اور یہ سب اطاعتیں اسی ایک ہی اطاعت کے لیے تھیں۔ جب ان کے ماننے میں اس سے انکار اور ان کی وفاداری میں اس سے بغاوت ہوئی تو جس کے حکم سے رشتہ جوڑا تھا۔ اسی کی تلوار نے کاٹ بھی دیا اور اس کے ہاتھ نے ملایا تھا اسی کے ہاتھ نے الگ بھی کر دیا۔

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ. سرور کائنات اور سید المرسلین ﷺ سے بڑھ کر مسلمانوں کا کون آقا ہو سکتا ہے، لیکن خود انہوں نے بھی جب عقبہ میں انصار سے بیعت لی تو فرمایا کہ وَالطَّاعَةَ فِي مَعْرِفِ مِيرَى اطاعت تم پر اسی وقت تک کے لیے واجب ہے جب تک کہ میں تم کو نیکی کا حکم دوں۔ جب اس شہنشاہ کونین کی اطاعت مسلمانوں پر نیکی و معروف کے ساتھ مشروط ہے تو پھر دنیا میں کون بادشاہ، کون سی حکومت، کون سے پیشوا، کون سے رہنما اور کون سی قوتیں ایسی ہو سکتی ہیں جن کی اطاعت ظلم و عدوان کے بعد بھی ہمارے لیے باقی رہے؟

آدم کی اولاد، دو کی محکوم نہیں ہو سکتی۔ وہ ایک سے ملے گی دوسرے کو چھوڑے گی۔ ایک سے جڑے گی دوسرے سے کٹے گی۔ پھر خدا را مجھے بتلاؤ کہ ایک مومن کس کو چھوڑے گا اور کس سے ملے گا؟ ایک ملک کے دو بادشاہ نہیں ہو سکتے۔ ایک باقی رہے گا۔ پھر مجھے بتلاؤ کہ مومن کی اقلیم دل کس کی بادشاہت قبول کرے گی؟ کیا وہ اس سے ملے گا جس کی حالت یہ ہے:

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ. ”خدا نے جس کو جوڑنے اور ملانے کا حکم دیا ہے، وہ اسے توڑتے اور جدا کرتے ہیں۔“
کیا اس کی بادشاہت قبول کرے گا جس حالت کی تصویر یہ ہے کہ؟

وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ

”وہ دنیا میں فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں اور انجام کار وہی ناکام و نامراد رہیں گے۔“

اور کیا اس کی بادشاہت سے گردن موڑے گا جو پکارتا ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا عَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ.

”اے غافل انسان! کیا ہے جس کے گھمنڈ نے تجھے اپنے مہربان اور پیار کرنے والے آقا سے سرکش بنا دیا ہے؟“

مگر آہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَانًا فَأَخْيَاكُمْ ثُمَّ يُمَيِّنْكُمْ ثُمَّ يُخَيِّبْكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

”تم اس شہنشاہ حقیقی کی حکومت سے کیوں کر انکار کرو گے جس نے تمہیں اس وقت زندہ کیا جب کہ تم مردہ تھے۔ وہ تم پر پھر موت طاری کرے گا۔ اس کے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا پھر تم سب اسی کے پاس بلا لیے جاؤ گے۔“

دنیا اور اس کی بادشاہیاں فانی ہیں ان کے جبروت و جلال کو ایک دن مٹنا ہے خدا نے منتقم و تہار کے بھیجے ہوئے فرشتے ہائے عذاب، انقلاب و تغیرات کے حربے لے کر اترنے والے ہیں۔ ان کے قلعے مسمار ہو جائیں گے۔ ان کی تلواریں کند ہو جائیں گی۔ ان کی فوجیں ہلاک ہوں گی۔ ان کی توپیں ان کو پناہ نہ دیں گی ان کے خزانے ان کے کام نہ آئیں گے۔ ان کی طاقتیں نیست و نابود کر دی جائیں گی۔ ان کا تاج غرور ان کے سر سے اتر جائے گا ان کا تخت جلال و عظمت و اتکون

نُظِرَآءَ كَايَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا. الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا. اور جس دن آسمان ایک بادل کے ٹکڑے پر سے پھٹ جائے اور اس بادل کے اندر سے فرشتے جوق در جوق اتارے جائیں گے۔ اس دن کسی کی بادشہت باقی نہ رہے گی صرف خدائے رحمن ہی کی حکومت ہوگی اور یاد رکھو کہ وہ دن کافروں کے لیے بہت ہی سخت دن ہوگا۔

پھر اس دن جب کہ رَبُّ الْأَفْوَاجِ اپنے ہزاروں ہزار قدسیوں کے ساتھ نمودار ہوگا اور مَلَائِكُوتِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ کا قیام پکڑے گا۔ لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ. لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ. آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟ کسی کی نہیں صرف خدائے واحد و قہار کی۔

تو اس وقت کیا عالم ہوگا ان انسانوں کا جنہوں نے بادشاہِ ارض و سما کو چھوڑ کر مٹی کے تودوں کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے اور ان کے حکموں کی اطاعت کو خدا کے حکموں کی اطاعت پر ترجیح دیتے ہیں؟ آہ اس دن وہ کہاں جائیں گے جنہوں نے انسانوں سے صلح کرنے کے لیے خدا سے جنگ کی اور اپنے اس ایک ہی آقا کو ہمیشہ اپنے سے روٹھا ہوا رکھا۔ وہ پکاریں گے پر جواب نہ دیا جائے گا۔ وہ فریاد کریں گے پر سنی نہ جاوے گی۔ وہ توبہ کریں گے پر قبول نہ ہوگی، وہ نادم ہوں گے پر ندامت کام نہ آوے گی۔

اے انسان اس دن کے لیے تجھ پر افسوس ہے وَنِزْلَ يَوْمِئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمُ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ.

”ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنے ان خداوندوں اور حاکموں کو پکارو۔“

جن کو تم خدا کی طرح مانتے تھے اور خدا کی طرح ان سے ڈرتے تھے۔ وہ پکاریں گے پر کچھ جواب نہ پائیں گے پس وہ معلم الہی وہ داعی ربانی وہ مُبَشِّرٌ وَمُنْذِرٌ وہ رحمۃ اللعالمین وہ محبوب رب العلمین، وہ سلطان کونین آگے بڑھے گا اور حضورِ خداوندی میں عرض کریگا:

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا.

ترجمہ: ”اے پروردگار! افسوس ہے کہ میری امت نے قرآن کی ہدایتوں اور تعلیموں پر عمل نہ کیا اور اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا۔ اسی کا نتیجہ ہے جو وہ آج بھٹکتے رہے ہیں۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ.

پس سفر سے پہلے زادراہ کی فکر کرو اور طوفان سے پہلے کشتی بنالو، کیوں کہ سفر نزدیک ہے اور طوفان کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں۔ جن کے پاس زادراہ نہ ہوگا۔ وہ بھوکے مریں گے اور جن کے پاس کشتی نہ ہوگی وہ سیلاب میں غرق ہو جائیں

گئے جب تم دیکھتے ہو مطلع غبار آلود ہوا اور دن کی روشنی بدلیوں میں چھپ گئی تو تم سمجھتے ہو کہ برق و باران کا وقت آ گیا۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ دنیا کی امن و سلامتی کا مطلع غبار آلود ہو رہا ہے۔ دین الہی کی روشنی ظلمت اور کفر و طغیان میں چھپ رہی ہے مگر تم یقین نہیں کرتے کہ موسم بدلنے والا ہے اور تیار نہیں ہوتے کہ انسانی بادشاہتوں سے کٹ کر خدا کی بادشاہت کے مطیع ہو جاؤ۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ وہ خدا کے تخت جلال کی منادی پھر بلند ہو اور اس کی زمین صرف اسی کے لیے ہو جائے حتیٰ لَا تَكُونُ فِتْنَةً وَيَكُونا الدِّينَ لِلّٰہ

آہ! ہم بہت سوچے اور غفلت و سرشاری کی انتہا ہو چکی۔ ہم نے اپنے خالق سے ہمیشہ غور کیا۔ لیکن مخلوق کے سامنے کبھی بھی فروتنی سے نہ شرمائے، ہمارا وصف یہ بتلایا گیا ہے کہ:

اِذْلَعْنَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَعْرَۃً عَلَى الْكَافِرِينَ

”مومنوں کے ساتھ نہایت عاجز و نرم مگر کافروں کے مقابلے میں نہایت مغرور و سخت۔“

ہمارے اسلاف کرام کی یہ تعریف کی گئی تھی کہ:

اَشِدُّاْءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ” کافروں کے لیے نہایت سخت ہیں پر آپس میں نہایت رحم والے اور مہربان۔“
پر ہم نے اپنی تمام خوبیاں گنوا دیں اور دنیا کی مغضوب قوموں کی تمام برائیاں سیکھ لیں۔ ہم اپنوں کے آگے سرکش ہو گئے اور غیروں کے سامنے ذلت سے جھکنے لگے۔ ہم نے اپنے پروردگار کے آگے دست سوال نہیں بڑھایا، لیکن بندوں کے دسترخوان کے گرے ہوئے ٹکڑے چننے لگے۔ ہم نے شہنشاہ ارض و سما کی خداوندی سے نافرمانی کی، لیکن زمین کے چند جزیروں کے مالکوں کو اپنا خداوند سمجھ لیا۔ ہم پورے دن میں ایک بار بھی خدا کا نام ہیبت اور خوف کے ساتھ نہیں لیتے، پر سینکڑوں مرتبہ اپنے غیر مسلم حاکموں کے تصور سے لرزتے اور کانپتے رہتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ كَلَالًا تَكْلَبُونَ بِالَّذِينَ. وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ. كَرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ. إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ. وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ. يَصْلَوْنَ نَهَا يَوْمَ الدِّينِ. وَمَاهُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ. ثُمَّ مَا أَذْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ. يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا. وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰہ

ترجمہ: اے سرکش انسان! کس چیز نے تجھے اپنے مہربان اور محبت کرنے والے پروردگار کی جناب میں گستاخ کر دیا ہے؟ وہ کہ اس نے تجھے پیدا کیا، تیری ساخت درست کی، تیری خلقت کو اعتدال بخشا اور جس صورت میں چاہا تیری شکل کی ترکیب کی۔ پھر یہ کس کی وفاداری ہے۔ جس نے تجھے اس سے باغی بنادیا ہے؟ نہیں اصل یہ ہے کہ تمہیں اس کی حکومت کا یقین ہی نہیں۔ حالانکہ تم پر اس کی طرف سے ایسے بزرگ گران کار متعین ہیں، جو تمہارے اعمال کا ہر آن حساب کرتے

رہتے ہیں اور تمہارا کوئی فعل بھی ان کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ یاد رکھو کہ ہم نے ناکامی اور کامیابی کی ایک تقسیم کردی ہے خدا کے اطاعت گزار بندے عزت و مراد اور فتح و کامرانی کے عیش و نشاط میں رہیں گے اور بدکار و نافرمان خدا کی بادشاہی کے دن نامرادی و ہلاکت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ جس سے کبھی نکل نہ سکیں گے۔ یہ خدا کی بادشاہی کا دن کیا ہے؟ وہ دن جس میں کوئی کسی کے لیے کچھ نہ کر سکے گا اور صرف خدا ہی کی اس دن حکومت ہوگی۔

اس سے پہلے کہ خدا کی بادشاہی کا دن نزدیک آئے کیا بہتر نہیں کہ اس کے لیے ہم اپنے تئیں تیار کر لیں؟ تاکہ جب اس کا مقدس دن آئے گا تو ہم یہ کہہ کر نکال نہ دیئے جائیں کہ تم نے غیروں کی حکومت کے آگے خدا کی حکومت کو بھلا دیا۔ جاؤ کہ آج خدا کی بادشاہت میں بھی تم بالکل بھلا دیئے گئے ہو:

لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ.

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ نَّصْرِينَ - ذَلِكُمْ بَأْتِكُمْ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا، وَغَرَّكُمْ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يَخْرُجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ. اور اس وقت ان سب سے کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے اس دن کی حکومت الہی کو بھلا دیا تھا آج ہم بھی تم کو بھلا دیں گے تمہارا ٹھکانہ آگ کے شعلے ہیں اور کوئی نہیں کہ جو تمہارا مددگار ہو۔ یہ اس کی سزا ہے کہ تم نے خدا کی آیتوں کی نفی اُڑائی اور دنیا کی زندگی اور اس کے کاموں نے تجھے دھوکہ میں ڈالے رکھا۔ پس آج نہ تو عذاب سے تم نکالے جاؤ گے، اور نہ ہی تمہیں اس کا موقع ملے گا کہ توبہ و استغفار کر کے خدا کو مانلو۔ کیوں کہ اس کا وقت تم نے کھو دیا۔

آج خدا کی حکومت اور انسانی بادشاہتوں میں ایک سخت جنگ بپا ہے۔ شیطان کا تخت زمین کے سب سے بڑے حصے پر بچھا دیا گیا ہے۔ اس کے گھرانے کی وراثت اس کے پوجنے والوں میں تقسیم کر دی گئی ہے اور ”دجال“ کی فوج ہر طرف پھیل گئی ہے۔ یہ شیطانی بادشاہتیں چاہتی ہیں کہ خدا کی حکومت کو نیست و نابود کر دیں۔ ان کی دہنی جانب دنیوی لذتوں اور عزتوں کی ایک ساحرانہ جنت ہے اور بائیں جانب جسمانی تکلیفوں اور عقوبتوں کی ایک دکھائی دینے والی جہنم بھڑک رہی ہے۔ جو فرزند آدم خدا کی بادشاہت سے انکار کرتا ہے یہ دجال کفر و ظلمت اس پر اپنی جادو کی جنت کا دروازہ کھول دیتے ہیں کہ حق پرستوں کی نظر میں فی الحقیقت خدا کی لعنت اور جہنم کی پھرکار ہے لَا يَبْقَىٰ فِيهَا أَحْقَابًا لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا. اور جو خدا کی بادشاہت کا اقرار کرتے ہیں ان کو اپنی ابلیسی عقوبتوں اور جسمانی سزاؤں کی جہنم میں دھکیل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: حَرِّ قَوْهٖ وَانْصُرُوْا لِلّٰہِ تَکْفُرُ. مگر فی الحقیقت سچائی کے عاشقوں اور راست بازی کے پرستاروں کے لیے وہ جہنم، جہنم نہیں ہے، بلذتوں اور راحتوں کی ایک جنت الٰہیہ ہے، کیونکہ ان کے لسان ایمان و ایقان کی صدا ہے کہ: فَاَقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ. اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْيَا. اِنَّا

اَمَّا بِنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطِيَاَنَا .

اسے دنیوی سزاؤں کی طاقت پر مغرور ہونے والے بادشاہ! تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزرا! تو صرف دنیا کی اس زندگی اور گوشت اور خون کے جسم ہی پر حکم چلا سکتا ہے پس چلا۔ دیکھ! ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں تاکہ ہماری خطاؤں کو معاف کرے۔ تیری دنیاوی سزائیں ہمیں اس کی راہ سے باز نہیں رکھ سکتیں۔

جب کہ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور زمین کے ایک خاص ٹکڑے ہی میں نہیں بلکہ اس کے ہر گوشے میں آج بھی مقابلہ ہے۔ تو بتلاؤ پرستارانِ دینِ حنفی ان دنیا جاکر شیطنت اور اس حکومت و امیر الہی میں سے کس کا ساتھ دیں گے؟ کیا ان کو اس آگ کے شعلوں کا ڈر ہے جو دجال کی حکومت اپنے ساتھ ساتھ ساگتی آتی ہے لیکن کیا ان کو معلوم نہیں کہ ان کا مورثا اعلیٰ کون تھا؟ دینِ حنیف کے اولین بانی نے بابل کی ایک ایسی ہی سرکش حکومت کے مقابلے میں خدا کی حکومت کو ترجیح دی اور اسے آگ میں ڈالنے کے لیے شعلے بھڑکائے گئے پر اس کی نظر میں ہلاکت کے وہ شعلے گزار بہشت کے شگفتہ پھول تھے فَلَمَّا يَانَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَيَّ اِبْرَاهِيمَ .

کیا ان کے دل میں دنیوی لذتوں اور عزتوں کی اس جھوٹی جنت کی طبع پیدا ہو گئی ہے جس کے فریبِ باطل سے یہ جنودِ شیطانی انسانی روح کو فتنہ میں ڈالنا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا انہیں خبر نہیں کہ مصر کا بادشاہ حکومت الہی کا منکر ہو کر اپنی عظیم الشان گاڑیوں اور بڑی بڑی رتھوں سے اور اس ملک سے جس پر اسے ”ربِ اعلیٰ“ ہونے کا گھمنڈ تھا۔ کتنے دن متنع ہو سکا؟

اِنْ فِرْعَوْنُ عَلَافِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيْعًا يَسْتَضِعُّ طَائِفَةً مِنْهُمْ يَذَّبَحْ اِبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِ نِسَاءَهُمْ اِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ . وَنُرِيدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتَضِعُّوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اٰيَةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ . وَنُمَكِّنْ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىْ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمَا مَا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ .

ترجمہ: ”فرعون ارض مصر میں بہت ہی بڑھ چڑھ کر نکلا تھا۔ اس نے ملک کے باشندوں میں تفریق پیدا کر کے الگ الگ گروہ قرار دے رکھے تھے۔ ان میں سے ایک گروہ نے بنی اسرائیل کو اس قدر کمزور و بے بس سمجھ رکھا تھا کہ ان کے فرزندوں کو قتل کرتا اور ان کے اغراض و ناموس کو برباد کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے بڑا ہی مفسد تھا لیکن بایں ہمہ ہمارا فیصلہ یہ تھا کہ جو قوم اس کے ملک میں سب سے زیادہ کمزور سمجھی گئی تھی۔ اسی پر احسان کریں۔ اسی قوم کے لوگوں کو وہاں کی سرداری و ریاست بخشیں۔ انہیں کو وہاں کی سلطنت کا وارث بنائیں اور انہی کی حکومت کو تمام ملک میں قائم کرادیں۔ اس سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ فرعون و ہامان اور اس کے لشکر کو جس ضعیف قوم کی

طرف سے بغاوت و خروج کا کھٹکا لگا رہتا تھا۔ اسی کے ہاتھوں ان کے ظلم و استبداد کا نتیجہ ان کے آگے آئے۔

مسلمانو! کیا متاعِ آخرت بیچ کر دنیا کے چند خرف ریزوں پر قناعت کی خواہش ہے؟ کیا اللہ کی حکومت سے باغی رہ کر دنیا کی حکومتوں سے صلح کرنے کا ارادہ ہے؟ کیا نقد حیاتِ ابدی بیچ کر معیشتِ چند روزہ کا سامان کر رہے ہو؟ کیا تمہیں یقین نہیں کہ: مَا هَذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَّ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيٰوةُ. یہ دنیا کی زندگی (جو تعلقِ الٰہی سے خالی ہے) اس کے سوا اور کیا ہے؟ فانی خواہشوں کے بہلانے کا ایک کھیل ہے؟ اصلی زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے جس کے لیے اس زندگی کو تیار کرنا چاہیے۔

اگر تم صرف دنیا ہی کے طالب ہو جب بھی تم اپنے خدا کو نہ چھوڑو، کیونکہ وہ دنیا اور آخرت دونوں بخشنے کے لیے تیار ہے، تم کیوں صرف ایک ہی پر قناعت کرتے ہو:

مَنْ كَانَ يُرِيدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

”جو شخص دنیا کی بہتری کا طالب ہے، اس سے کہہ دو کہ صرف دنیا کے لیے ہی کیوں ہلاک ہوتا ہے؟ حالانکہ خدا تو دین اور آخرت دونوں کی بہتری دے سکتا ہے۔ وہ خدا کے پاس آئے اور آخرت کے ساتھ دنیا کو بھی لے۔“

مسلمانو! پکارنے والا پکار رہا ہے کہ اب بھی خدائے قدوس کی سرکشی و نافرمانی سے باز آ جاؤ اور بادشاہِ اراض و سما کو اپنے سے روٹھا ہوا نہ چھوڑو۔ جس کے روٹھنے کے بعد زمین و آسمان کی کوئی ہستی بھی تم سے من نہیں سکتی! اس سے بغاوت نہ کرو بلکہ دنیا کی تمام طاقتوں سے باغی ہو کر صرف اسی کے وفادار ہو جاؤ۔ پھر کوئی ہے جو اس آواز پر کان دھرے؟ فَهَلْ مِنْ مُّسْتَمِعٍ؟

آسمانی بادشاہت کے ملانکہ مکرمین اور قدسیانِ مقربین اپنے نورانی پروں کو پھیلاتے ہوئے اس راست باز روح کو ڈھونڈ رہے ہیں جو مخلوق کی بادشاہت چھوڑ کر خالق کی حکومت میں بسنا چاہتی ہے۔ کون ہے جو اس پاک مسکن کا طالب ہو اور پاک بازوں کی طرح پکار اٹھے:

رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ. رَبَّنَا وَاعِدْنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَا لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ.

ترجمہ: ”اے ہمارے حقیقی بادشاہ! ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو تیری بادشاہت کی آواز دے رہا تھا۔ اے ہمارے ایک ہی بادشاہ! ہم نے تیری بادشاہت قبول کی۔ پس ہمارے گناہ معاف کر، ہمارے عیوب پر پردہ ڈال! اپنے نیک بندوں کی محبت میں ہمارا خاتمہ کر۔ تو نے اپنے منادی کرنے والوں کی زبانی ہم سے جو وعدے کئے تھے وہ پورے کر اور اپنی بادشاہت میں ہمیں ذلیل و رسوا نہ کر کہ تو اپنے وعدوں سے کبھی نہیں ملتا۔“